حق تالیف محفوظ ہے

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ۝

قرآن مجید مترجم

[illegible] نذیر احمد صاحب دہلوی دام فیوضہم و الحمد للہ کہ ترجمہ بامحاورہ [illegible]

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝

بسعی کارپردازان مقبول پریس دہلی طبع گردید

منشی سید ظفریاب علی جوہر سرپرست پبلشر

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ

اللہ سے ایسا ڈرو جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو لیکن اُس حالت میں کہ تم

مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا

اسلام پر ہو۔ اور چنگل مار کر سب اللہ کی رسّی کو مضبوط پکڑ لو اور

تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ

پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہے۔ یاد کرتے رہو کہ تم

اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا

دشمن تھے پھر اُسنے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی اور تم اُسکی نعمت کی بدولت بھائی بھائی ہوگئے

وَكُنْتُمْ عَلٰي شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ

اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے پھر اُسنے تم کو اُس سے

مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ

بچا دیا۔ اِسی طرح سے اللہ اپنی نشانیاں کھولکر بیان کرتا ہے تاکہ تم

تَهْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى

ہدایت پا جاؤ۔ اور لازم ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں جو نیکی کی طرف

الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ

بلائیں اور اچھی باتوں کا حکم دیں اور بُری باتوں سے منع کریں۔

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

اور وہی (پوری پوری) فلاح پانیوالے ہوں۔ اور اُن لوگوں کے مانند مت ہو جاؤ

تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ

جنہوں نے بعد اسکے کہ اُنکے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں اختلاف کیا اور متفرق ہوگئے

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ

اُنہی کے لیے تو بڑا عذاب ہے۔ جس دن کچھ چہرے نورانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضمیمجات پارۂ چہارم

ضمیمہ نوٹ نمبر ۲ متعلق صفحہ ۹۷

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے اور من لا یحضرہ الفقیہ اور تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ جب اللہ تعالےٰ نے یہ چاہا کہ زمین کو پیدا کرے تو اُس نے ہواؤں کو حکم دیا اور ہوا نے پانی کو خوب ٹکرایا جس سے موج پیدا ہو گئی پھر جھاگ بنے پھر جھاگ مل کر اکٹھے ہوئے پھر ان سب کو اس جگہ جمع کر دیا جہاں بیت اللہ ہے پھر اُنہی جھاگوں سے ایک پہاڑ بنا دیا۔ پھر اُسی کے نیچے سے زمین پھیلادی اور خدائے تعالےٰ کے اس قول کا یہی مطلب ہے۔ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا (دیکھو صفحہ ۹۷ سطر ۹) اور من لا یحضرہ الفقیہ میں اتنا اور زیادہ ہے کہ زمین میں پہلی جگہ جو خدا تعالےٰ نے پیدا کی وہ کعبہ ہے۔ پھر اُس سے اور زمین پھیلائی گئی اور اُس کتاب میں یہ بھی ہے کہ خدا تعالےٰ نے ہر چیز میں سے ایک چیز کو پسند فرمایا ہے چنانچہ ساری زمین میں سے کعبہ کی جگہ کو پسند فرمایا ہے۔ علل الشرائع میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مکّہ کا نام بکّہ اس لئے رکھا گیا کہ مرد بھی اس میں روتے ہیں اور عورتیں بھی۔ اور عورت وہاں تمہارے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں اور ساتھ نماز پڑھ سکتی ہے اور اس کا کچھ بھی مضائقہ نہیں حالانکہ عورت کا اس طرح نماز پڑھنا اور تمام ملکوں میں مکروہ ہے۔ الخصال میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مکّہ کے پانچ نام ہیں اُمّ القریٰ۔ مکّہ۔ بکّہ۔ بسّاسہ (اس کے معنی یہ ہیں کہ جو اس میں رہ کر ظلم کرتا ہے اُسے یا تو خارج کر دیتا ہے یا ہلاک) اور اُمّ رحم (اس کا یہ مطلب ہے کہ جو اُس میں آ رہے ہیں اُن پر خدا رحم کرتا ہے) اسی کے ہم معنی ایک حدیث من لا یحضرہ الفقیہ میں منقول ہے نیز اُسی کتاب میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مکانِ کعبہ کو پروردگارِ عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کی خاطر جنت سے اُتارا تھا اُس وقت وہ ایک سفید موتی تھا پھر اُسے اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف اُٹھا لیا فقط اُس کی بنیاد باقی رہ گئی اور وہ موجودہ بیت اللہ کے گرداگرد ہے۔ اور ہر روز اس میں ستر ہزار فرشتے حکم خدا سے آتے ہیں جو پھر دوبارہ نہیں آسکتے۔ پس خدا تعالےٰ نے حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کو حکم دیا کہ اُنہی بنیادوں پر اس مکان کو بنائیں۔ من لا یحضرہ الفقیہ اور کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کعبہ کی زمین کل روئے زمین پر ایک بلند ٹیلا تھا جو سورج اور چاند کی طرح چمکتا تھا۔ حالت اُس وقت تک رہی جب تک کہ آدم علیہ السلام کے بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے کو قتل نہ کیا۔ اس واقعہ کے بعد وہ

عرض کی کہ پروردگارا! بدکار تو اپنی بدی کے سبب عذاب پائیں گے۔ یہ نیکوکار کیوں عذاب دیے جائیں گے؟ ارشاد ہوا کہ اس سبب سے کہ بدکاروں کی بدیوں سے چشم پوشی کیا کرتے تھے۔ اور میرے ناراض ہونے پر بھی اُن سے ناراض نہ ہوتے تھے۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۲ متعلق صفحہ ۹۹

اُن پانچ جھنڈوں میں سے پہلا جھنڈا اس اُمت کے گوسالہ (ابوبکر) کا ہوگا۔ اس میں آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ پس ان لوگوں سے سوال کروں گا کہ تم نے میرے بعد اُن دو گرانقدر چیزوں کے ساتھ جو میں تم میں چھوڑ آیا تھا کیا برتاؤ کیا؟ وہ جواب دیں گے کہ ثقلِ اکبر (یعنی کتاب خدا) میں تو ہم نے تحریف کی اور اُسے پس پشت ڈالدیا اور رہا ثقلِ اصغر (یعنی اہلبیتِ رسولؐ) اُن سے ہم نے عداوت اور بغض رکھا اور ظلم کیا۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں میں اُن سے یہ کہوں گا کہ تمہارے کالے مُنہ ہوں تم جہنم میں بھوکے پیاسے چلے جاؤ۔ پھر دوسرا جھنڈا اس اُمت کے فرعون (عمر) کا میرے پاس آئیگا اور میں اُن سے سوال کرونگا کہ تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ جواب دیں گے کہ ثقلِ اکبر میں تو ہم نے تحریف کی اور اُسے بھاڑ ڈالا اور اُس کی مخالفت کی۔ اب رہا ثقلِ اصغر اُن سے ہم نے دشمنی کی اور اُن سے لڑے تو میں اُن سے کہونگا کہ تمہارا بھی کالا مُنہ ہو تم بھی جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ اس کے بعد تیسرا جھنڈا اس اُمت کے سامری (عثمان) کا آئے گا۔ اُن سے بھی میں یہی سوال کرونگا کہ تم نے میرے بعد میرے متعلقین کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ وہ جواب دینگے ثقلِ اکبر کی ہم نے نافرمانی کی اور اُسے چھوڑ دیا اور ثقلِ اصغر کی ہم نے تم نے نصرت چھوڑ دی اور ان کو ضائع کردیا تو میں اُن سے کہوں گا کہ تمہارا بھی مُنہ کالا ہو جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ اس کے بعد چوتھا جھنڈا ذوالثدیہ کا جس کے ساتھ اول سے آخر تک کل خوارج ہونگے آئیگا میں اُن سے بھی یہ سوال کرونگا کہ میرے بعد ثقلین کے ساتھ تم نے کیا کیا؟ وہ یہ کہیں گے کہ ثقلِ اکبر تو ہم نے پھاڑ ڈالا اور اُس سے علیحدہ رہے اور ثقلِ اصغر کے ساتھ ہم لڑے اور اُن کو قتل کیا۔ میں اُن سے کہونگا جاؤ جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ پھر پانچواں جھنڈا امام المتقین سید الوصیین قائد الغر المحجلین وصی رسولِ رب العلمین کا میرے پاس وارد ہوگا۔ میں اُن سے دریافت کرونگا کہ تم میرے بعد ثقلین کے ساتھ کس کس طرح پیش آئے؟ وہ جواب میں عرض کرینگے کہ ثقلِ اکبر کی ہم نے پیروی اور اطاعت کی اور ثقلِ اصغر سے ہم نے محبت و موالات کی اور اُن کو یہانتک مدد دی کہ اُن کے بارے میں ہمارے خون تک بہا دیے گئے۔ پس اُن سے میں کہونگا کہ تم سیر و سیراب ہو کر سفید رو بنکر جنت میں چلے جاؤ۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے یہ آئتیں تلاوت فرمائیں جو یَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ سے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ تک ہیں۔ (دیکھو صفحہ ۹۹ سطر ۱۱ و صفحہ ۱۰۰ سطر ۴)

ضمیمہ نوٹ نمبر ۱ متعلق صفحہ ۱۰۳

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے غزوۂ احد